21953-کیا وہ اپنے عیسائی ماموں سے پردہ کرے

سوال

میری والدہ نصرانی تھی اور تقریبا سولہ برس سے وہ مسلمان ہوچکی ہے لیکن اس کا سارا خاندان ابھی تک نصرانیت پر قائم ہے ، اور میں فی الحال ان کے ساتھ رہائش پزیر ہوں جہاں پر میرا ماموں بھی اپنے اہل وعیال کے ساتھ رہائش پذیر ہے یعنی اسی گھر میں جس میں رہتی ہوں ۔

میں نے اپنی سہیلیوں سے اس کا ذکر کیا توان کا کہنا تھا کہ اس کی موجودگی میں مجھے پردہ کرنا چاہیے ، لیکن میں ان کی اس بات سے اتفاق نہیں کرتی کیونکہ وہ میرا محرم ہے چاہے وہ نصرانیت پر ہی قائم ہے ، میری آپ سے گزارش ہے کہ آپ اس مسئلہ کی وضاحت فرمائیں ؟

پسندیدہ جواب

آپ کا ماموں آپ کا محرم ہے ، اس بنا پر آپ کے لیے جائز ہے کہ اس سے پردہ نہ کریں ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ ثابت نہیں کہ انہوں نے عورتوں کوان کے کفار خاندان والوں سے پردہ کرنے کا حکم دیا ہو۔

لیکن علماء کرام نے یہ شرط لگائی ہے کہ جس سے عورت پردہ نہ کرتی ہواس کا امین ہونا ضروری ہے ، تو یہ شرط ہر ایک پر لگائی جائے گی چاہے وہ مسلمان ہو یا کافر ۔

اورانہوں نے عورت اوراس کے محرم کے مابین مصافحہ اور بوسہ لینے کے بارہ میں یہ بھی ذکر کیا ہے کہ اگراس کا محرم امین نہیں وہ اس طرح کہ وہ اس عورت کی صفات دوسرے شخص سے بیان کرے گا یا پھر اس کے دیکھنے پر فتنہ پیدا ہو تو اس سے بھی پردہ کرے گی چاہے وہ مسلمان ہو یا کافر ۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالی کے تفردات میں یہ بھی ہے کہ :

انہوں نے مسلمان عورت کے ساتھ سفر میں محرم کے مسلمان ہونے کی شرط لگائی ہے ، لیکن اس میں ان کے بعض اصحاب نے موافقت نہیں کی ، سفر ممیں مسلمان عورت کے کافر محرم کی ممانعت کی علت اس کی عدم امانت ہے ، اورخاص کر جب وہ مجوسی ہو، امام احمد رحمہ اللہ تعالی نے یہ ذکر کیا ہے کہ وہ اپنی والدہ کا محرم نہیں اس لیے کہ وہ اس سے جماع کو جائز سمجھتا ہے !۔

اور بعض حنابلہ کا کہنا ہے کہ :

کہ یھودی اور نصرانی ہوسکتا ہے اسے بیچ دے یا پھر اسے قتل کردے ، توجب ہم اس علت کی طرف دیکھتے ہیں تو ہم دیکھتے ہیں کہ یہ علت تو بعض فاسق قسم کے مسلمانوں پر بھی منطبق ہوتی ہے ، تو اس طرح اس کا کافر ہونے جو کہ محرم ہونے میں مانع تھا زائل ہوا اور باقی جو عدم امانت اور عدم حفظ خیال نہ رکھنا باقی بچ گئی ۔

یہ تو محرم کے بارہ میں تھا ، اور کفار میں سے اجنبی کے بارہ میں علماء کرام کا اختلاف ہے کہ آیا کافرہ عورت کسی مسلمان عورت کو دیکھ سکتی ہے کہ نہیں ؟

تو دونوں قولوں میں راجح یہ ہے کہ اس سے پردہ نہیں کیا جائے گا جس عورت سے یہ خدشہ نہ ہو کہ وہ اس کی صفات کسی اور کو بتائے گی چاہے وہ مسلمان عورت ہو یا کافرہ ۔

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی سے مندرجہ ذیل سوال کیا گیا :

کیا مسلمان عورت کے لیے خاص کر غیر مسلم عورت کے سامنے اپنے بال ننگے کرنے جائز ہیں ، یہ کہ وہ عورت اپنے عزیزواقارب مردوں کے سامنے اس کی صفات بیان کرے گی اوروہ سب غیر مسلم ہیں ؟

توشیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا :

یہ معاملہ مندرجہ ذیل آیت کی تفسیر میں علماء کرام کے اختلاف پر مبنی ہے :

اللہ تعالی کا فرمان ہے :

.{اور مسلمان عورتوں سے کہہ دیجئے کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھا کریں اوراپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں اوراپنی عصمت میں فرق نہ آنے دیں ، اوراپنی زینت کوظاہر نہ کریں سوائے اس جوظاہر ہے ، اوراپنے گریبانوں پراپنی اوڑھنیاں ڈالے رکھیں ، اوراپنی زیب وآرائش کوکسی کے سامنے ظاہر نہ کریں سوائے اپنے خاوندوں کے یا اپنے والد کے یا اپنے سسر کے یا اپنے لڑکوں کے یا اپنے خاوند کے لڑکوں کے یا اپنے بھائیوں کے یا اپنے بھتیجوں کے یا اپنے بھانجوں کے یا اپنے میل جول کی عورتوں کے یا غلاموں کے یا ایسے نوکرچاکر مردوں سے جوشہوت والے نہ ہوں ، ایا ایسے بچوں کے جو عورتوں کے پردے کی باتوں سے مطلع نہیں ۔ ۔ ۔ }.النور(31)۔

تواللہ تعالی کے فرمان .{اونسائھن }.کی ضمیر میں علماء کرام کا اختلاف ہے ، کچھ تو یہ کہتے ہیں کہ اس سے عمومی جنس عورت مراد ہے ، اورکچھ کا کہنا ہے کہ اس ضمیر سے وصف مراد ہے ، یعنی صرف مومن عورتیں مراد ہیں ۔

توپہلے قول کی بنا پر عورت کے لیے غیر مسلم عورت کے سامنے اپنے بال ننگے رکھنا جائز ہے ، اوردوسرے قول کی بنا پر ایسا کرنا جائز نہیں ۔

ہم بھی پہلی رائے کی طرف ہی مائل ہیں ، اوریہی قریب معلوم ہوتا ہے ، اس لیے کہ عورت عورت کے ساتھ ہے.جس میں مسلم اورغیر مسلم کا فرق نہیں ، یہ اس وقت ہے جب کوئی فتنہ وغیرہ نہ ہو ، لیکن اگرفتنے کا خدشہ ہو مثلا عورت اپنے عزیزواقارب مردوں کواس کی صفات بیان کرے گی تواس وقت فتنہ سے بچنا ضروری ہے ، تواس لیے عورت اپنے جسم کا کوئی حصہ مثلا ٹانگیں یا اپنے بال کسی دوسری عورت کے سامنے ننگا نہ کرے چاہے وہ عورت مسلمان ہویا غیر مسلم ۔ واللہ تعالی اعلم ۔

دیکھیں کتاب : فتاوی المراۃ المسلمۃ(1/532–533)۔

واللہ اعلم .